تصنیف لطیف:۔

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

کو ملیکا بھی نہ کیا جائے گا نہ کہ ۹۹ کا انکار کرے اور ایک کو مان لے تو مسلمان ٹھہرے، یہ مسلمانوں کا عقیدہ نہیں بلکہ بشہادتِ قرآنِ عظیم خود صریح کفر ہے۔

خامسًا اصل بات یہ ہے کہ فقہائے کرام پر ان لوگوں نے جتنا افترا اٹھایا انھوں نے ہرگز کہیں ایسا نہ فرمایا بلکہ انھوں نے بخصلت یہود یحرفون الکلم عن مواضعہ سیدھی بات کو اس کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں تحریف تبدیل کرکے، کچھ کا کچھ بنالیا، فقہا نے یہ نہیں فرمایا کہ جس شخص میں ننانوے ۹۹ باتیں کفر کی اور ایک اسلام کی ہو وہ مسلمان ہے حاشا ﷲ بلکہ تمام امت کا اجماع ہے کہ جس میں ننانوے ۹۹ ہزار باتیں اسلام کی اور ایک کفر کی ہو وہ یقینًا قطعًا کافر ہے ننانوے قطرے گلاب میں ایک بوند پیشاب پڑجائے سب پیشاب ہوجائے گا مگر یہ جاہل کہتے ہیں کہ ننانوے قطرے پیشاب میں ایک بوند گلاب ڈال دو سب طیب طاہر ہوجائے گا حاشا کہ فقہا تو فقہا کوئی ادنٰی تمیزوالا بھی ایسی جہالت بکے بلکہ فقہائے کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جس میں سو پہلو نکل سکیں اُن میں ننانوے پہلو کفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف تو جب تک ثابت نہ ہوجائے کہ اس نے خاص کوئی پہلو کفر کا مراد رکھا ہے ہم اُسے کافر نہ کہیں گے کہ آخر ایک پہلو اسلام کا بھی تو ہے کیا معلوم شاید اس نے یہی پہلو مراد رکھا ہو، اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ اگر واقع میں اس کی مراد کوئی پہلوئے کفر ہے تو ہماری تاویل سے اُسے فائدہ نہ ہوگا وہ عنداللہ کافر ہی ہوگا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ مثلًا زید کہے عمرو کو علم قطعی یقینی غیب کا ہے اس کلام میں اتنے پہلو ہیں:

(۱) عمرو اپنی ذات سے غیب داں ہے یہ صریح کفر و شرک ہے،

قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ[1] — تم فرماؤ غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر اللہ۔ (ت)

(۲) عمرو آپ تو غیب داں نہیں مگر جو علم غیب رکھتے ہیں اُن کے بتانے سے اسے غیب کا علم یقینی ہوجاتا ہے، یہ بھی کفر ہے۔

تبینت الجن ان لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب المھین[2] — جنّوں کی حقیقت کھل گئی اگر غیب جانتے ہوتے تو اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے (ت)

---

[1] القرآن الکریم ۲۷/ ۶۵
[2] القرآن الکریم ۳۴/ ۱۴
[3] ″ ۳۴/ ۱۴